

۲۸۸

اخبار احمدیہ

دو روزہ ۸ جون سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اٹا ثانی ایہ اللہ تعالیٰ نصر العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع ظہر ہے کہ

"حال نقرس کی تکلیف ہے۔ گو پہلے کی نسبت اس میں کمی ہے۔ کل ترمیم قرآن مجید کے کام کے یہ انصافی ضعف کی حکایت ہوگئی تھی۔ جس کا اثر اب بھی باقی ہے"

اجاب سحر راہد اللہ تعالیٰ کی صحت کا مدد عاجل کے لئے خاص توجہ اور التعمیر سے دعا ہے جاری رکھیں:

- لاہور سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ ابھی تک محترم سیدہ ام مظفر احمد کی صحت میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہے۔ اجاب سیدہ موصوفہ کی صحت کا مدد عاجل کے لئے دعا فرمائیں:

- محترم سیدہ ام سیمہ امجد رحم حضرت ابو نعیم اور اہل بیت علیہم السلام سے دعا ہے کہ ان کی صحت میں ترقی ہو اور ان کے دل میں شہادت ہو۔

بہار میں - خون کے دباؤ کی وجہ سے طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق علاج کی عمر ختم ہے آپ لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ اجاب سیدہ موصوفہ کی صحت کا مدد عاجل کے لئے دعا فرمائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہستے اَنْ یَعْلَمَکَ رَبِّکَ مَقْلًا مُحَمَّدًا

لفصل

روزنامہ

۹ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ

فی مجاہدہ

جلد ۲۶

۹ احسان ۱۳۲۶ھ ۹ جون ۱۹۵۶ء نمبر ۱۳۷

جناب سہروردی افغانستان کے سہ روزہ سے پرکابل واپس ہو گئے

کابل میں آپ کے شاندار استقبال کی تیاریاں افغان نزعائے باہمی مفاد کے لیے پر تہ تیغ دلہ خیالات کا پروگرام

کراچی ۸ جون - وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی آج صبح سویرے صدر مملکت کے وائی کاؤنٹ ہوائی جہاز میں افغانستان کے تین دن کے دورے پر کابل روانہ ہو گئے۔

آپ کے ہمراہ وزارت تجارت کے جانٹھ سکریٹری جناب عثمان علی وزارت خارجہ کے جانٹھ سکریٹری

جناب ارشد حسین وزیر اعظم کے پریل پرائیویٹ سکریٹری جناب آغا مسعود اور دارالحکومت موصوفہ کے چیف انجینئر جناب محمد اعظم بھی گئے ہیں۔ ایک خبر میں ایجنسی نے کابل سے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم کے ہاں پہنچنے پر ان کا بہت پر تہ تیغ تیر مقدم کیا جائے گا۔ پہلی آؤسے پر افغان وزیر اعظم سردار محمد داؤد خان ان کی کابینہ کے اراکان کابل کے گورنر میسر اور چیئر مین سفارتی

نمائندے نیز اعلیٰ سول فوجی حکام ان کا استقبال کریں گے۔ ان سے ملاقات کرنے کے بعد وزیر اعظم گاڑی آف آؤر کا معاہدہ کریں گے۔ فوجی بیڈ پر پاکستان کا قومی ترانہ بجایا جائے گا کابل پہنچنے کے بعد وزیر اعظم جناب سہروردی افغان وزیر اعظم سردار محمد داؤد خان سے پہلے بات چیت ملاقات کریں گے۔ جو ایک گھنٹہ تک جاری رہے گی۔ تیسرے پر وہ دہشت عمل میں

اگلے ہفتہ ملتان تکس لے جانے والی پائپ لائن - بڑی حد تک مکمل ہو جائیگی

کراچی ۸ جون - سوئی سے ملتان تک سوئی گیس کی پائپ لائن بھائی جاری ہے۔ وہ آئندہ ہفتہ بڑی حد تک مکمل ہو جائے گی۔ اس کے بعد دریا نے سندھ کا صحت چھریل کا علاقہ رہ جائے گا۔ اس میں کا کنا ہے کہ اس علاقے میں سرمدیل میں بھی پائپ لائن بھائی جا سکے گی۔ پائپ لائن کا کام پچھلے سال دسمبر میں شروع ہوا تھا۔ اس سے پہلے ملتان کا مضافاتی علاقہ کارویشن کا پاور سٹیشن گیس سے استفادہ کرے گا۔ اس کے بعد ۱۹۵۶ء تک علم مضافاتی علاقوں میں اس سے استفادہ ہوگا۔

مشرقی پاکستان کے لئے ڈو ڈو لائنوں کے ذریعہ ۸ جون - حکومت نے حکومت مشرقی پاکستان کو دو ڈو لائنوں سے زائد رقم دینا منظور کیا ہے جسے صوبائی حکومت نے جیوٹ مارکیٹنگ کارپوریشن کے حصص خریدنے پر صرف کرے گی۔

کوپاکان کے راستے مال لانے سے بھی نے کی بہتر ہو لیں۔ جسے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر حاجت میں جو بھی اور صحت کے ساتھ ہی جا چکی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صاحبزادی اناجیل صاحبہ کو لاہور میں موضع ۷ جون ۱۹۵۶ء کو درمیانی شب ساڑھے آٹھ بجے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اٹا ثانی ایہ اللہ تعالیٰ نصر العزیز کا فراسد اور حکم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال دین محرم چوہدری محمد صاحب سیال ناظر اصلاح دارشاد کا بیٹا ہے۔

ادارۃ العتصل اس ولادت با سعادت کی تقریب پر سیدنا حضرت ابوالمنین ایہ اللہ تعالیٰ نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد اور حکم چوہدری محمد صاحب سیال اور ان کے خاندان کی خدمت میں دعا کی، مبارک ادا عرض کرتا ہے اور دست بڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو کمال صحت و کور عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ دینی درمیانی نعتوں سے مالا مال کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی فیوض و برکات



روزنامہ افضل دجوا

مودعہ ۹ جون سنہ ۱۹۵۷ء

مطالبہ تحریک جدید

رسول ہم نے ان کاموں میں سینا جینی کی معجزات کے متعلق کچھ لکھا تھا اور بتایا تھا کہ جہاں تک جماعت احمدیہ کے موقف کا تعلق ہے سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السلام نے نصیرہ العزیز نے سینا جینی سے خاص طور پر پرہیز کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اور یہ بھی تحریر کیا کہ مطالبات میں سے ایک اہم مطالبہ ہے۔ جس کی طرف ہماری جماعت کو خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔

حقیقت یہ ہے کہ تحریک جدید کے مطالبات ہماری انفرادی - قومی اور ملی زندگی کے لئے ایک نہایت ہی شاندار لاکھ عمل ہے۔ اور جیسا کہ احباب کو علم ہے تحریک جدید کا آغاز اہلی نثار کے مطالبات کیا گیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو ہماری روحانی زندگی کے لئے بطور ایک مینار روشنی کے قائم کیا ہے تاکہ ہم ان مقاصد کے حصول کے لئے نیز رفتاری سے جدوجہد کریں۔ جن کے لئے یہ جماعت اللہ تعالیٰ نے کھڑی کی ہے۔

تحریک جدید کے وعدے واقعی اس کی ریڑھ کی ہڈی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت نے پنج ہزاری فوج کے قیام کے لئے توفیق پائی ہے کہ وہ اپنے اوقات اور مال زیادہ سے زیادہ قربان کر دے۔ چنانچہ اس لحاظ سے تحریک جدید دن دوئی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ اور وعدوں کے لحاظ سے انہماک نسبت اب تک بہت ترقی ہوئی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت نے بحیثیت مجموعی تحریک جدید کے اس پہلو کو مضبوط بنانے کے لئے جتنی اصلاح کوشش کی ہے۔ اور بے شک تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی مالی قربانی ہی ہے۔ لیکن ریڑھ کی ہڈی کا کوئی صحت مند از خود پیدا ہونا کام کرنے کے لئے جسم کے دیگر اعضاء کا بھی

ہجرت رکھنا بڑا ضروری ہے۔ جن کے ہمارے پروردگار کی ہڈی قائم ہے۔ اور تحریک جدید کے تعلق میں یہ دیگر اعضاء ہیں تحریک جدید کے وہ مطالبات ہیں جن سے سادہ زندگی کا مطالبہ جسم کے دوران خون سے ماٹھت رکھتا ہے۔ سادہ زندگی کا مطالبہ اسی لحاظ سے بنیادی نہیں ہے۔ کہ اس سے جسم نازدست رہتا ہے بلکہ اس لحاظ سے بھی قابل پر خلعت ہے کہ اس سے ریڑھ کی ہڈی کا قیام و استحکام دلائے ہے۔

میں انہوں سے کہنا پڑتا ہے کہ تحریک جدید کے مطالبات کو نکاد رکھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی جدوجہد ایک نغمہ تک پہنچ کر کچھ رکھی گئی معلوم ہوتی ہے یعنی تحریک جدید کے مطالبات پر جو پہلے زور دیا جاتا رہا ہے اس نے جماعت کو بے شک بڑا فائدہ پہنچایا ہے اور ایک بڑی حد تک جماعت کے افراد کی عبادت میں وہ ہوتا ہے کہ بعض دجوات کا وہ سے اس شجرہ طیبہ کی نشوونما اس تیزی سے نہیں ہو رہی۔ جس تیزی سے جماعت اور اسلام کی ترقی کے لئے اس کی ضرورت ہے۔

سینا جینی کا مطالبہ تحریک جدید کے مطالبات میں سے ایک مطالبہ کا ایک جز ہے اور جب تک ہم تمام مطالبات کی نگہداشت پروری طرح نہیں کریں گے۔ اجزاء کی نگہداشت ہی بے احتیاطی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم چاہیے کہ ہر دوسرے جو شے کے ساتھ اس کو تحریک جدید کے مطالبات کے پروردگار پر منظم طور پر عمل کرنے کی ہم تیز تر کر دیں اور سست رفتاری کو ترک کر دیں جیسا کہ ہم نے پہلے کہا ہے۔ تحریک جدید کے مطالبات کا پروردگار ہی رہی اور ملی زندگی کا ایک

مفصل اور قابل عمل پروگرام ہے جو اہلی نثار حکمت سے ہم کو عطا ہوا ہے۔ یہ ایک نہایت ہی ابتلاء کی حالت میں ہم کو عطا ہوا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پروگرام کی پروری نگہداشت نے ہی اس وقت ابتلاء پر فتح مبین بخشی تھی لیکن ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح فرمایا ہے۔ اہلی نثاروں پر آزمائشوں کے اوقات آنے ضروری ہیں۔ یہ اوقات دراصل ترقی کے ضامن ہوتے ہیں۔ جس طرح آپس نے دیکھا ہوگا کہ جب کئی لوگ کسی پوجہ کو دیکھتے ہیں صرف ہونے میں تو بار بار وہ لغو لگا کر استغماخی قوت بردے کار لاتے ہیں اور پھر بلکہ بول کر پوجہ زور سے آگے دھکیلا جاتا ہے۔ اسی طرح اہلی نثاروں کی جدوجہد میں بھی ہوتا ہے۔ اور لگاتار آزمائشوں سے ہماری مجموعی قوتوں کو ایک نغمہ پر لاکر بردے کار لایا جاتا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے اس کام کو پوجہ زور سے آگے بڑھایا جائے۔

تحریک جدید کا پروگرام گویا ہڈی ہونے کا پروگرام ہے۔ اور ہمیں چاہیے کہ لغو لگائے ہونے والے ہونے سے اجتناب کریں۔ اور کسی ابتلاء کو خاطر میں نہ لائیں۔ یقیناً ہماری قوتیں بردے کار اگر ہر ابتلاء کو ہوا جا کر اڑاتی چلی جائیں گی اور ہم فتح و نصرت کے بھر پورے ارادے ہونے سے ہم بے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔

چالبازیاں اور شمشیر

پیغام صلح میں پیغام صلح کے ایک رپورٹی صحتی صاحب کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس نے اپنے اخلاق کا مظاہرہ اس طرح کیا ہے کہ اپنا نام ظاہر نہیں کیا اور گناہ مضمون لکھا پسند کیا ہے۔ مضمون تو خیر۔

دعا پڑھیں تو نہیں دہی اگلے برس کی نیلے گوشت کے تعلق میں جھوٹ کی تکرار کے چلے جاوے۔ خواہ گوشت کی طرح دنیا سے ناکام ہی جانا پڑے۔ اس لئے ہم اس وقت کچھ نفس مضمون کے

متعلق نہیں کہنا چاہتے۔ کیونکہ ہم یقین سے کہ جھوٹ آپ ہی اپنی تردید ہوتا ہے۔ خواہ اس کو سنتے روغنی پردوں میں چھپانے کی کوشش کی جائے

پھر چونکہ جیسا کہ ہم پہلے بتا کر چکے ہیں سینا جینی اپنی مسلسل تبدیلی عقائد کو گرد غبار میں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم پر اسی سے تبدیلی عقیدہ کا الزام لگاتے ہیں اس لئے ہم انہیں کچھ مجبور بھی سمجھتے ہیں۔ اور پیغام صلح کے اس نقاب پوش رپورٹی سماجی صاحب سے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ جو شخص اتنا کر زور اخلاق ہے کہ اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا اس کی باتوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔ اور جو لوگ اس کا مضمون بے نام کے شائع کرتے ہیں ان کے اخلاق کا کیا عالم ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا خود پیغام صلح کو بھی اس نقاب پوش مضمون نویس کے نام و پتہ کا علم ہے؟ اگر اس کو علم ہے تو اس نے کیوں اس کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اور اگر علم نہیں بلکہ گناہ ہی مضمون اس کے پاس پہنچا ہے تو کیا اس کا اخلاقی فرض نہیں تھا کہ ایسے شخص کا مضمون شائع نہ کرنا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔ اگر پہلی نودت ہے یعنی پیغام صلح کو نام تو معلوم ہے مگر کسی غیر دیندار و مصلحت کی وجہ سے نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ (ہماری دماغ میں دین کے متعلق باتیں کرتے وقت گناہی کا طریق اختیار کرنا کامل منافقت ہے اور بے دینی ہے اور ایک منافق کا مضمون شائع کرنا اپنی دینداری کو بھی بڑھ لگانا ہے اور کیا اس سے دوزخ دشمن کی طرح یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ پیغام صلح دالے گناہ ٹریکٹ۔ گناہ مضمون دغیرہ شائع کرنے کے پرانے عادی ہیں اور ٹریکٹ اظہار افغان جو گناہ شائع ہونے سے جن کی تعریف سے کبھی کبھی انکار کیا جاتا ہے۔ وہ محض غلط بیانی پر مبنی ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو عقائد معنی ہی کیا دیکھتے ہیں؟

پھر ایک سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ اگر دوزخ میں پیغام صلح کے ایسے حاسوس موجود ہیں تو ہر عین پیغامی دوزخ میں ہائیں لکھ

(باقی صفحہ پر)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے معجزہ خلق طیر کی حقیقت

قرآنی بیان کی تاریخی عظمت

مستشرقین کے اعتراضات کا رد

ازمکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۰ چوہدری پارک لاہور

(۳)

اب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے معجزہ خلق طیر کی تائید میں قدیم عیسائی بیوری اور بیکن لٹریچر میں جو تاریخی حوالے آئے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

معجزہ خلق طیر کی تائید میں
قدیم لٹریچر کے حوالے

۱۔ بیوریوں کی انجیل "طولدو" شیخ "میں معجزہ خلق طیر کا ذکر بائبل الفاظ کیا گیا ہے

Now the men of Galilee were making birds of clay. And he spake the letters of the ineffable nam and they plapped their wings. The same hour they fell down before him (3:16)

دوسرے (تورج) اہل دقت گیل کے رہنے والے مٹی کے پرندے بنا رہے تھے۔ یسوع نے خفیہ املا کے الفاظ بولے پر بندوں نے اپنے پر پھینکے اور ان کی گڑھی وہ اس کے سامنے نیچے گر گئے اس حوالہ میں واقعہ کی جو صورت

بیان ہوئی ہے۔ بیوری رنگ آمیزی کے قطع نظر وہ قرآنی بیان کے قریب ہے۔ قرآن مجید سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نفع روح سے مٹی کے پرندوں میں ایک طیرانی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ وہ حقیقی طور پر زندہ نہیں ہو جاتے تھے۔ بعض صحابہ کرام نے جو یہ وصاحت کی ہے۔ کہ اس قسم کی پڑیاں مقدس دیوہا کر گ جاتی تھیں۔ اور وہ مٹی کی مٹی رہتیں۔ یہی بات

بیان ہوئی ہے۔ قرآنی بیان کی تائید میں یہ ایک نیا تاریخی ثبوت ہے جو کہ بیوریوں کی انجیل میں ملا ہے اور پھر اس لحاظ سے کہ وہ انجیل کے واقعات عبرانیوں کی انجیل سے لئے گئے ہیں۔ یہ ثبوت روشن سے روشن تر ہو جاتا ہے۔

جے خون نیلڈ نے اپنی کتاب "According to the Hebrews"

میں یہ ثابت کیا ہے کہ بیوریوں کی یہ انجیل عبرانی انجیل سے اخذ ہے۔ اس نظریہ کے پیش نظر صاف ظاہر ہے کہ پہلی صدی عیسوی ہی میں حضرت مسیح ناصری کا یہ معجزہ نصرانیوں اور بیوریوں میں مشہور تھا۔

۲۔ توما کی انجیل "طولریت مسیح" میں بھی اکتوبر ۱۷ صفحہ ۱۷ پر مذکور ہے۔ یہ انجیل جو تیسرے عرصہ دراز بعد اس خیال سے مرتب کی گئی کہ مسیح کے پیچھے کے واقعات جمع کر جائیں۔ اس نثر میں

بہت سے زمانہ نبوت کے واقعات کو بھی پیچھے کی طرف منسوب کر دیا گیا۔ جن میں معجزہ خلق طیر بھی ہے۔

جے خون نیلڈ لکھتے ہیں۔ "توما کی انجیل کے مصنف کا مقصد محض یہ تھا۔ کہ وہ مسیح کی ابتدائی بارہ سال کی مصلوم زندگی کے خدا کو کسی نہ کسی طور پر کرے۔ اس خیال کے پیش نظر اس نے مسیح کے زمانہ نبوت کے کئی ایک معجزات کو آپ کے عین کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ مثلاً ایک انہر کتیر کو کھانا کھلانے کا معجزہ انجیل میں مسیح کے زمانہ نبوت کے معجزات میں شامل ہے۔ لیکن توما کی انجیل میں اسے بھی پیچھے کے معجزات میں

سے بتایا گیا ہے۔ اس طرح ایک ذرت شہہ بیچہ کو زندہ کرنے کا واقعہ بھی زمانہ نبوت سے مسیحین کی طرف منتقل کر دیا گیا۔ ان مثالوں کے پیش نظر کوئی وجہ نہیں کہ ہم معجزہ خلق طیر کو بھی اسی روشنی میں دیکھیں۔ (ملاحظہ) اس طرح دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

Quite Correctly if we have the "Toldoth" in mind this miracle is associated with the ministry of Jesus and not as in Thomas erroneously with his childhood page 169

ازمکرم بیوریوں کی انجیل "طولدو" کو پیش نظر رکھیں۔ تو بالکل بجا طور پر یہ معجزہ مسیح کے زمانہ نبوت کے متعلق نظر آتا ہے۔ نہ کہ اس کے پیچھے کے زمانہ سے۔ جس کا توما کی انجیل نے غلطی سے ذکر کیا ہے۔ ۳۔ تیسری صدی مسیح کا پیگن فلاسفر سلس (Celsus) حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"مسیح کے معجزات مصری جاوگروں کی طرح تھے۔ جو کہ ظاہر میں بیش قیمت فیثا تھول اور اندازہ آسام کے کھانوں اور نمکائی نمائش کرتے ہیں۔ لیکن ان کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ محض نظری خیال ہوتے ہیں۔"

اس طرح وہ زندوں کی مانند بے جان چیزوں میں حرکت پیدا کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ چیزیں بے جان ہی ہوتی ہیں۔ لیکن ظاہری طور پر وہ جاندار نظر آتی ہیں۔ (صفحہ ۱۱)

اس طرح سلس ایک انجیل کے حوالہ سے جو کہ غالباً عبرانیوں کی انجیل سے لکھا ہے۔ کہ

"انجیل میں مسیح کا یہ زمانہ درج ہے کہ تمہارے درمیان ایسے لوگ رہا ہوں گے۔ جو کہ میری طرح معجزات دکھائیں گے لیکن وہ گمراہ لوگ اور جاوگروں ہوں گے اور شیطان کے مرید۔ اس سے ثابت ہے کہ محض اس قسم کے معجزات دلیل اور صداقت نہیں بن سکتے۔" (صفحہ ۱۳)

سلس کے ان بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے مصنف لکھتا ہے کہ سلس نے حضرت مسیح ناصری کے معجزات کے زخمیں مسخری جاوگروں کی جو مثالیں دی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس کے سامنے مسیح کے اور معجزات خاص طور پر ہیں۔ ایک تھوڑے سے کھانے کو بڑھا کر انہر کتیر کے لئے کافی کر دینا دوسرا اعلیٰ خلق طیر کا معجزہ اس کے پیش نظر تھا۔ مصنف یہ لکھتا ہے کہ قرآن مجید کو یہ بھی علم ہے کہ مسیح کے ان معجزات کی وجہ سے ان پر جاوگروں کا الزام لگایا گیا۔ چنانچہ طولدو صفحہ ۱۷ پر بھی سلس کا الزام موجود ہے (صفحہ ۱۳) اس طرح سلس لکھتا ہے کہ مسیح نے مصر کے زمانہ قیام میں مصری جاوگروں سے یہ علم حاصل کیا تھا۔ (صفحہ ۱۳) ایک دوسری جگہ سلس لکھتا ہے کہ "میرے سب بائبل جہادی اپنی کتابوں اور مسلمات سے ملی ہیں۔ اور ان پر تنقید کی ہے۔ کیونکہ ان سے بڑھ کر عیسائی مسلمات کے لئے اور کوئی مشاہدات نہیں ہے" شان نیلڈ کے نزدیک سلس کے سامنے عبرانیوں کی انجیل کا یونانی نسخہ تھا (صفحہ ۱۳)

حاشیہ ۱۔ شان نیلڈ کے نزدیک خرابیچہ نے بھی حضرت مسیح کے انہر دو معجزوں کا ذکر نزل مادہ اور خلق طیر کے معجزوں کی صورت میں کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کتاب مذکور (صفحہ ۱۳۴)

۲۸۵

جس میں ابہرہ کثیر کے لئے تھوڑا کھانا
 کافی ہونے کا معجزہ اور خلق طیر کا
 محسنہ درج تھا۔ جن کو سامنے
 رکھ کر کس نے اعتراض کیا ہے کہ
 اس قسم کے معجزات تو مصری جادوگر
 بھی دکھاتے تھے۔ وہ طرح طرح کے
 کھانوں کو پردہ غیب سے موجود کر دیتے
 اور بے جان چیزوں میں حرکت پیدا
 کر دیتے تھے۔ فقیر یہ کہ کس کے
 زمانہ میں میسائی لڑکچڑ میں معجزہ اخلق
 طیر کا ذکر موجود تھا۔ جیسی وہ اس کے
 دور میں مصری جادوگروں کے اسی قسم
 کے کمالات کا حوالہ دیتا ہے
 (۲) اسی میسائی محقق نے یہ
 بھی بتایا ہے۔ کہ مسیح کے معجزہ خلق
 طیر کا اشارہ انجیل میں بھی موجود ہے
 کسی وجہ سے دشمن ترجمہ در ترجمہ
 کے باعث انجیل میں اس معجزہ کی
 تفصیل درج نہیں۔ لیکن انجیل متی
 کے مندرجہ ذیل بیان میں اشارہ اسی
 معجزہ کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ یہ امر
 بھی مد نظر رہے کہ یہ انجیل داؤد
 گیلی سے تعلق رکھتا ہے۔ اس طول و
 حدودی انجیل کی رو سے بھی معجزہ خلق
 طیر گیلی میں صادر ہوا۔ انجیل متی کا
 حوالہ درج ذیل ہے۔ حضرت مسیح نامی
 حواریوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں۔

”جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور
 روح کو قتل نہیں کر سکتے۔ ان
 سے نہ ڈرو۔ بلکہ اسی سے ڈرو
 جو روح اور بدن دونوں کو جہنم
 میں ہلاک کر سکتا ہے۔ کیا میں نے
 کی دو چیزیاں نہیں بتائیں؟ (سیر
 نفعی روح سے ہی ان میں
 باذن اہل قوت پروردار پیدا
 ہوتی ہے تو قائل، ان میں سے
 ایک بھی تمہارے باپ کے اذن
 کے بغیر زمین پر نہیں گر سکتی
 پس ڈرو نہیں تمہاری
 قدر تو بہت سی چیزوں سے
 زیادہ ہے۔“ (متی ۱۰: ۲۸)

حاشیہ ملاحظہ ہو متی ۱۰ کا عنوان
 ”گھیل میں گشت کر کے رموں کا مترادف
 کرنا (دیا جہاں مترادف کوہ پتاجاب
 رگیس کب موسائی)

اس انجیلی واقعہ کے متعلق مصنف
 موصوف کی رائے درج ذیل ہے۔
 ”مٹی کے پردوں میں جان ڈالنے
 کے ذکر میں ”طفولیت مسیح“
 اور یسویوں کی انجیل طویل و متنوع
 حیرت انگیز طور پر متفق ہیں۔
 انجیل نویس اس قسم کے کسی واقعہ
 کا واضح طور پر ذکر نہیں
 کرتے۔۔۔ لیکن اس بحث
 کے ضمن میں متی ۱۱: ۱۷ دیکھنا چاہیے
 اس جگہ یسوع اپنے حواریوں سے
 جو خطاب کرتا ہے اس کا ایک
 واقعہ کے ساتھ تعلق جو سکتا ہے
 وہ کھنڈ ہے۔

”پس ڈرو نہیں تمہاری قدر تو
 بہت سی چیزوں سے زیادہ ہے“
 ہم اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں
 کہ شاگرد بھی کوہ فقرہ ہے جس
 کے ساتھ تو ما اور طول و متنوع کے معجزہ
 کا تعلق ہے۔ واقعہ کی شاہد صورت
 یہ ہے کہ یسوع کے ارد گرد بیٹے کھیل
 رہے تھے۔ انہوں نے مندر کے کار
 مٹی کے پردے بنائے تھے یسوع
 نے اپنے شاگردوں کو مخاطب کرتے
 ہوئے کہا۔

جو بدن کو قتل کرتے ہیں اور
 روح کو قتل نہیں کر سکتے ان
 سے نہ ڈرو۔ بلکہ اسی سے
 ڈرو جو روح اور بدن دونوں
 کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے۔
 اس کے بعد مٹی کے پردوں کی طرف
 اشارہ کر کے کہتا ہے۔

”کیا میں نے کی دو چیزیاں نہیں
 بتائیں؟ اور ان میں سے ایک
 بھی تمہارے باپ کی مرضی کے
 بغیر زمین پر نہیں گر سکتی۔“

اب یسوع اپنے واقعہ سے ہماری سمجھانا
 ہے اور پردوں کو آواز دیتا ہے ”آواز“
 چیزوں میں جان پڑھاتی ہے۔ اور وہ
 چھپاتی ہوئی اڑھانی میں اور جب
 شاگرد اس معجزہ سے حیران ہوتے ہیں۔
 تو مسیح کہتا ہے کہ
 ”پس ڈرو نہیں تمہاری قدر
 تو بہت سی چیزوں سے زیادہ
 ہے۔“

یہاں یسوع اس بات کا اظہار کرتا ہے
 کہ وہ قیامت اور زندگی ہے۔ اور اشارہ قائل

کو اچانے موتے کی طاقت حاصل
 ہے۔ وہ جسم خاکی کو قیامت کے دن
 پھر زندگی سے جگن رکھ دے گا۔“ (متی
 ۱۱: ۲۲) اور صاحت سے ظاہر ہے کہ
 شان نیلڈ نے تو ما اور طول و متنوع
 بیانات کو متی اپنا کے سمجھنے کے
 لئے بطور کلید کے استعمال کیا ہے۔
 متی میں اجمال ہے۔ طوا اور طول و متنوع
 میں تفصیل۔ اجمال و تفصیل کو یکجا
 نظر سے دیکھئے۔ یہی معلوم ہوتا ہے۔
 متی ۱۱: ۱۷ میں اشارہ معجز خلق طیر
 کی طرف ہی ہے۔

یہی ظاہر ہے کہ انجیل متی میں
 معجزہ خلق طیر مختلف بہاموت کے
 لئے بطور نشان پیش کیا گیا ہے۔
 مقصد یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ
 ایک مقدس انسان کی روحانی تاثیر سے
 بے جان مٹی کے پردوں کو قوت
 پرواز عطا کر سکتا ہے۔ تو اس کے
 لئے جسم خاکی کو قیامت کے دن زندہ
 کرنا کیا مشکل ہے۔ پس اس خدا سے
 ڈرو۔ جو کہ جسم اور روح دونوں کا
 مالک ہے۔ ان لوگوں سے نہ ڈرو جو
 کہ صرف جسم کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ لیکن
 روح ان کی کمر بستہ سے باہر ہے۔

وہ اسے گناہ نہیں پہنچا سکتے۔ یہی
 نہیں بچے معجز خلق طیر اس ایجاد روحانی
 کے لئے بھی بطور نشان پیش کیا گیا ہے
 جو خدا تعالیٰ کے مقدس نبیوں کی آمد
 کے بعد دنیا میں رونما ہوتا ہے۔ اس
 انقلاب روحانی کے ذریعہ ہزاروں
 لاکھوں انسان دوبارہ زندگی حاصل
 کرتے ہیں۔ ان مسزوں کے پیش نظر
 حضرت مسیح نامی بردے انجیل
 کہنا یہ چاہتے ہیں کہ جب مٹی کی وہ چیزیاں
 جو کہ مٹی کی روح ہی ہرے نفع روح سے
 اڑنے لگی ہیں تو تم جو چیزوں سے بہت
 زیادہ قابل قدر ہو تم کیوں میرے انفس
 قدسی سے روحانی طور پر زندہ ہو کر بلکہ پرواز
 نہیں بن سکتے۔ پس ان لوگوں سے نہ ڈرو
 جو تمہارے جسموں پر اختیار رکھتے ہیں
 اور روح کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جسم و روح
 کے ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ صاف ظاہر
 ہے کہ روحانی ایجاد کے لئے خلق طیر معجزہ
 بطور ایک بین نشان کے پیش کیا گیا ہے
 اور یہی قرآن مجید کا مقصد ہے۔ پھر انجیل متی
 کے مذکورہ حوالہ میں صاف ذکر ہے کہ

چراغوں میں مسیح کے اذن سے نہیں بلکہ خدا
 کے اذن سے اڑنے کی کیفیت پیدا ہوتی تھی
 بعد اسی کے اذن سے
 زمین پر گر جاتی تھیں۔ اس کے اذن کے بغیر
 وہ نہ اڑتی تھیں نہ گرتی تھیں۔
 قرآن مجید میں بھی وارد ہوا۔
 فیلکون طیراً باذن اللہ۔ جس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ مٹی کے بیان کردہ واقعہ کا
 تعلق اس معجزہ سے ہے۔
 یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں
 کہ جے شان نیلڈ نے اپنا کتاب

According to the Hebrews
 میں ایک باب ”طول و متنوع اور اسلامی لڑکچڑ
 کے عنوان سے دیا ہے۔ اس میں وہ معجزہ
 خلق طیر کے متعلق قرآنی بیان دینے کے بعد
 لکھتے ہیں۔

(باقی دیکھیں)

محل ہندوستان میں حضرت مسیح نامی
 علیہ السلام پر آسمت کے نام سے مشہور ہو کر
 تصور پر آسمت میں جو کہ قدیم کتاب لالہ الدین
 میں درج ہے۔ سنن اسی باتوں میں جو کہ حضرت
 مسیح نامی کے حالات سے خاص اور ان پر
 منطبق ہیں۔ پر آسمت کا ایک کھٹ اکانہ
 میں درج ہے۔ دیکھا کہ ایک چشمہ کے کنارے
 ایک بہت بڑا پھل دار درخت ہے جہاں
 پر نہ بہتی کثرت سے جمع ہوتی ہیں
 اس کا بغیر کرنے کا کاد درخت سے مراد
 آسمانی بادشاہت کا نام بشارت ہے
 اور چشمہ سے مراد علم و حکمت ہے۔ اور پھر
 سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو وہ چشمہ کے کنارے
 وہی ویکہ ہری تیلے کو تہوں کریں گے ہر سہیں
 سے ہوں گے۔ (آلالہ الدین و تمام السنن
 ۲۵۲) (مطبوعہ اردن) یہاں طیر سے
 مراد نومین کا گروہ ہے۔

اعانت الفضل
 عزیزم خلق اختر صاحب نے
 اسال اتقان میٹرک میں کامیابی کی
 خوشی میں مبلغ پانچ روپے اعانت
 الفضل کے طور پر ارسال کئے ہیں۔
 اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا
 فرمائے اور اچھی کامیابی کو مزید دینی و دنیوی
 ترقیات کا پیش خمیر بنائے۔ آمین (میر فضل)

اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کا لچ رہوہ میں بھجوائے۔ دخلہ ارچون سے شروع ہو گا۔ اپریل

وبائی انفلوانزا

علامات حفظ التقدیم اور علاج

ڈاکٹر بشیر احمد صائم سی فضل عمر ہسپتال دہولا

اخبارات کے ذریعہ احباب کو علم برچکا ہے کہ انفلوانزا وبائی مشکل میں مشرقی عالم یعنی ہانگ کانگ سے شروع ہو کر جاپان فلپائن انڈونیشیا سنگاپور ملائیشیا وغیرہ میں پھیلتا ہوا اب مشرقی پاکستان اور ہندوستان میں بنا ہیئت سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور اس طرح مغربی پاکستان کو بھی خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کے متعلق کچھ جانتا ضروری ہے۔

پانچ صدیوں سے چلا آتا ہے۔ لیکن ماضی تریب میں ۱۸۸۹-۹۰ اور ۱۹۱۸ء کی وبا میں بنا ہیئت شدید اور سخت تھک تباہت ہوتی تھی۔ ۱۸۸۹ء میں دنیا کا کوئی ملک اور کوئی جزیرہ اس کی زد سے نہیں بچ سکا تھا۔ اسی طرح ۱۹۱۸ء میں بھی تمام دنیا اس کی پیٹ میں آئی تھی اور عوام نے اسکو جھکی بھاری یا جھکی دبا کا نام دیا تھا۔ کیونکہ پھی جھک عظیم کے معنی ہیں۔ مرض چھوٹا بڑا تھا۔ اس نے اس قدر تباہی مچائی تھی کہ جنگ عظیم کے سبک اثرات اس کے سامنے ماند پڑ گئے تھے۔

موجودہ وقت میں ذرا آندہ رفت کی تیز رفتاری کی وجہ سے یہ مرض بھی بنا ہیئت سرعت سے پھیل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابھی چند روز پہلے اس کا ذکر سنگاپور فلپائن کے متعلق سنا تھا۔ اور آج عبادت کا ہر گوشہ اس سے متاثر ہو چکا ہے۔

باعث مرض

یہ مرض متعدی ہے اور ایک بنا ہیئت بائیک ہونٹور یعنی ۱۹۵۵ء میں اس کا باعث ہے۔ جو عام خود بین سے نظر نہیں آتا۔ بہرہ ایک جدید مائیکروکوپ سے اس کو ایک طرف مائیکروسکوپ سے دیکھ کر کے ذریعہ نظر آ سکتا ہے۔

یہ ہونٹور مریض کے کھانسنے، پھینکنے، بو سنے، تھوکنے سے ہوا میں پھیل سکتا ہے۔ اور اس طرح دوسرے افراد کو متاثر کرتا چلا جاتا ہے۔ جموں

سکولوں، کالجوں، سینما گھروں اور دیگر جگہوں میں اس مرض کے پھیلنے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ ہر سال سردی کے موسم میں انفلوانزا کے کیس کثرت سے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے انفلوانزا ہر سال وبائی مشکل اختیار نہیں کرتا۔ اس کی غالب وجہ یہ ہے کہ ایک عرصہ کے بعد بعض حدائی ندرت کے ماتحت اس ہونٹور میں کچھ ایسی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے کہ یہ کئی گنا زیادہ اثر انداز ہونے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس کا وجہ سے مرض وبائی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ ہر ملک سے ایک دفعہ گذر جاتا ہے۔ اس کے عوام میں اس مرض کے خلاف ایک بے عرصہ تک قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے۔

دوسری طرف دبا کے دو دن میں ایک مریض کو دوبارہ ہلکے سہارہ حمل بھی ہو جاتا ہے تاہم یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ یہ مرض آنا خانا پھیلتی چلی جاتی ہے اور فوراً ہی ختم بھی ہوتی چلی جاتی ہے اور کئی سال تک دوبارہ نمودار نہیں ہوتی اس مرض کا حملہ سردی کے موسم میں زیادہ شدید ہوتا ہے۔ موجودہ دبا چونکہ موسم گرما کے وسط میں پھیل رہی ہے۔ اسلئے غالب خیال یہ ہے کہ اس مرض یہ مرض زیادہ شدت اختیار نہیں کرے گی۔ اور پاکستان میں جہاں آجکل سخت گرمی کے دن ہیں۔ یہ مرض زیادہ پھیل نہیں سکے گی۔ آئیے اندازہ اسلئے احباب کو اس مرض سے ہمت زدہ نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ اس کے دفاع کے لئے قوت الادوی اور قوت عمل جمیے کرتی چاہیے

علامات

اس مرض کے (دائریس) (علامتوں) جسم میں داخل ہونے کے بعد ایک سے چھ روز کے اندر مریض کو اچانک سردی سے تباہ کا حملہ ہوتا ہے۔ اور چند گھنٹوں میں مریض کا درجہ حرارت ۱۰۵° سے

کچھ اونگھ بچھ جاتا ہے۔ عام طور پر مریض شدید سردی کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ تمام جسم میں حضور ہا باؤوں اور ٹانگوں میں سخت درد ہوتا ہے۔ آنکھوں میں جلن ہوتی ہے۔ اور پانی بہتا ہے۔ ناک میں جلن ہوتی اور ناس بہتا ہے اور چھٹکیں آتی ہیں۔ گلے میں بھی جلن ہوتی ہے۔ اور خشک کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ کھانسنے سے تمام چھاتی میں درد ہوتا ہے۔ ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے سینہ جکڑا آئی ہو۔ سانس جلدی جلدی اور چھوٹے چھوٹے آتے ہیں جہاں کر ددی اور فزولگ بخار کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ مرض کا حملہ ایک سے پانچ یوم تک رہتا ہے۔ اور پھر خوب پسینہ آکر بخار اتر جاتا ہے۔ اور مریض کو بہت کر ددی کی حالت میں چھوڑا جاتا ہے۔ اور مریض کئی دن کے بعد کام کاج کے قابل ہو سکتا ہے۔ چونکہ پھیپھڑوں کی اندرونی جھلی میں ہلکا درم ہو جاتا ہے۔ اسلئے نمونینہ وغیرہ کے جو اثرات آسانی سے مریض پر حملہ آور ہوتے ہیں اور مریضوں کی ایک بڑی تعداد کو نمونینہ ہوجاتا ہے۔ زیادہ تر مریض نمونینہ کے باعث ہی ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ معدہ اور انٹسٹینوں پر مرض کا حملہ ہوتا ہے۔ جس سے تے اور دست شروع ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ رقان بھی ہو جاتا ہے۔ بسا اوقات کان کے اندر دم ہو جاتا ہے۔ جو بعض موقع پر خطرناک صورت اختیار کر کے دفاع کے پردوں تک پہنچ جاتا ہے اور جھلک تابتا ہوتا ہے اس مرض کا اثر دل، دماغ اور اعصاب پر بھی پڑتا ہے۔ بعض اثرات شدید صورت اختیار کر کے مستقل عوارض بن جاتے ہیں غرض یہ مرض جب وبائی صورت میں نمودار ہوتی ہے تو اس کے اثرات بنا ہیئت شدید اور ہلکے ہوتے ہیں اور ایک بڑی تعداد کو مستقل عارضوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔

جہاں نقصانات کے علاوہ انتقامی بھی ہوتے ہیں۔ دبا کو از خود خاندانوں اور ملکوں کو افلاس کے پیچھے میں گرفتار کر دیتی ہے

حفظ ما تقدم

دبا کے دنوں میں مریضوں سے سختی الامکان دور رہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والوں کے لئے مزہ اور ناک پر بائیک مل کی دو تین تھوں کا نقاب باندھ رکھنا چاہیے۔ اور چرائیم کش ادویہ مثلاً پروٹائیم پریپینٹینٹ یا پانی میں اس قدر حل کر کے کہ پانی کا رنگ گلابی ہو جائے اس سے مزہ میں کمی اور عجز سے کرنے

چاہئیں۔ اور ناک میں بھی لکڑی ڈال کر ناک بھی صحت کرنا چاہئے۔

مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھنا بہت ضروری ہے۔ دبا کے دنوں میں کسی مریض کو جس کو کام وغیرہ پر مسموموں۔ جموں سکولوں۔ کالجوں اور دیگر جموں میں نہیں جانا چاہئے اور نہ آنے جانے دینا چاہئے۔

۱۲۱) دو یعنی Cinnamon کچلا اس مرض کے دفاع اور علاج کے لئے ایک مفید چیز ہے۔ چائے میں چھوٹی لاپچی اور دار چینی پکا کر استعمال کریں۔ یوکلیس کا تیل ردال میں چھوڑ کر سرسختہ دینے سے بھی بخار کی صورت پیدا ہو سکتی ہے۔ اچانک اس مرض سے بچاؤ کے لئے کوئی

اکسیر دوا ایجاد نہیں ہوئی تاہم
Influenza Vaccine
Mixed Influenza Vaccine
Anticarsinal Vaccine
 ایک ایک ٹیکہ دو دن تین یوم تک ۱/۲ سے ۱/۴ اور ایک سی سی کی مقدار میں کر لینا بہت حد تک مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور پھر ہر ماہ ایک سی سی کا ایک ٹیکہ کر لینا چاہئے۔ جب تک کہ دبا کا خطرہ رہے ان ٹیکوں سے کسی نقصان کا اندیشہ نہیں۔ علاج: اس وبائی مرض کا بہتر علاج

تعمال کوئی بھی دوا نہیں ہے۔ تاہم جدید ادویات *Penicillin* (پینسلین) اور *Selpha* (سلفا ڈیوٹرین) *diazine* مریض کے اندر دوسرے جراثیم ہر اثر انداز ہو کر مرض کی شدت کو بہت کم کر دیتی ہیں۔ اور مریض ہلکے اثرات سے بچ سکتا ہے اسی طرح کلور ڈائیسین اور ڈائیسین۔ وغیرہ بھی بہت مفید ادویات ہیں۔ عام حالات میں مندرجہ ذیل نسخہ بتا مریض کے کچھال مفید ہو سکتے ہیں۔

Oleum Cinnamon m II
Creasote m I
Mucilage acacia Q.S
Syrup Tolu 3i
Aqua 3i

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ
Pulv Cinnamon gr XV
Soda bicarb gr X
A.P.C.

ایسی ایک خوراک دن میں تین مرتبہ دینا چاہئے

داخلت صحابہ
 خواجہ محمد احمد صاحب
 رٹ اور چوہدری حمید شہزاد صاحب اہل ایلی بنی
 فاضل کا امتحان دے رہے ہیں۔
 احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے
 دعا فرمائیں۔

یومِ خلافت کی بابرکت تقریب مختلف مقامات پر احمدی صحابہ کے جلسے

پنڈ وادان حسان

مؤرخہ ۲۷ جون ۱۹۰۷ء پنڈ وادان حسان کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں نبوی محمد ارشد صاحب مرہن صلیغ جہلم کے متعلق تقریر فرمائی۔ ڈاکٹر ممتاز نبی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈ وادان حسان

گولکو وال جیک ۱۲

جماعت احمدیہ گولکو وال جیک ۱۲ جمعہ کو صلیغ لاپور کے مؤرخہ ۲۷ جون کو یومِ خلافت منایا مختلف سمراتین نے خلافت کی اہمیت و بركات کے موضوع پر تعارف پر لکھی اور اصحاب جماعت کو اس بات پر متوجہ کیا کہ خلافت پر قائم رہنے اور اس کی بركات سے مستفید ہونے کی اہمیت فرمیں نہیں کرانی تھی۔ محمد یعقوب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولکو وال صلیغ لاپور

قصور

۲۷ جون ۱۹۰۷ء جماعت احمدیہ منظم خواجہ محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ قصور نے یومِ خلافت قرآن پاک شیخ محمد اسلم صاحب قریشی اور احمد صاحب محمد مدنی صاحب ناروٹی خواجہ محمد عثمان صاحب اور خاکار نے خلافت کے متعلق مختلف موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ محمد صادق ناروٹی سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور

ملتان شہر

۲۷ جون ۱۹۰۷ء بجے شب جماعت احمدیہ ملتان شہر کی طرف سے جلسہ یومِ خلافت زبردست جناب چوہدری عبدالرحمن صاحب امیر جانشین کے ہدیہ منع ملتان منصفہ لکھا گیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نبوی محمد دین صاحب مشاہیر علی سلمیہ نے خلافت کی بركات اور ضرورت کو واضح کیا۔ اس کے بعد مرزا محمد سعید صاحب سیکرٹری اصلاح و درشاہ نے تقریر فرمائی اس کے بعد کوئی صاحب امیر صاحب صلیغ نے اپنی بابرکت تقریر فرمائی جس میں آپ نے

کوٹہ

جلسہ کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ بعد میں چوہدری عبدالغنی صاحب گجراتی نے نظم پڑھی شیخ محمد حنیف سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے تقریر کی جس میں بابرکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ثابت کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت جاری رہنا تھا اس کے بعد مكرم نورالحق صاحب نے اپنی تقریر میں بدلائل ثابت کیا کہ حنیف خدا بنا تا ہے اور بسے دنیا کی کوئی طاقت معبود نہیں کر سکتی۔ محکم علیہ جان صاحب نے اصول اور اہمیت کی ائمہ ترقی کا راز خلافت علیہ احمدیہ میں صغریٰ کے موضوع پر تقریر فرمائی اور سیدنا حضرت صلیغ الموعود علیہ السلام کے ہمناموں پر کے نام، خلافت کی بركات کی طرف توجہ دلانے کے لئے ضرورت خلافت کو ثابت کیا۔ مكرم ملک نور الحق صاحب ایڈووکیٹ نے بركات خلافت کے موضوع پر مدلل تقریر فرمائی تھے اس بات پر زور دیا کہ اگر خلافت علیہ احمدیہ کی تائید میں متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقران صلیغ کو بطور تائید پیش کیا جاسکتا ہے لیکن ہم دہلیشاگان خلافت کے لئے سدا سے بڑی دلیل جو جاسے ایمانوں کو مستحکم کرنے والی ہے وہ ہمارے ذاتی مشاہدات ہیں۔ اس کے بعد صاحب صدر یعنی الحاج فیض الحق صاحب قاضی مقام امیر جماعت احمدیہ کوٹہ نے حضرت خلیفہ المسیح الثانی علیہ السلام نے سیرۃ النبی کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ فرمایا اور درحقیقت کما ظ سے ثابت فرمایا اور اس کی نصرت حضور خلیفہ المسیح الثانی علیہ السلام کے ساتھ رہی ہے۔ اس کے بعد اجتماع کو جمعہ کوٹہ اور جمعہ رات کے ۹ بجے بغضہ تعالیٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

چک ۶۵

مؤرخہ ۲۷ جون ۱۹۰۷ء چک ۶۵ میں جلسہ یومِ خلافت منعقد ہوا۔ کاروائی جلسہ شیک ۲ بجے شروع ہوئی۔ صدر جلسہ ایڈووکیٹ صاحب نے خلافت کی اہمیت اور ضرورت کو واضح کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سلسلہ خلافت جاری رہنا تھا اس کے بعد مكرم نورالحق صاحب نے اپنی تقریر میں بدلائل ثابت کیا کہ حنیف خدا بنا تا ہے اور بسے دنیا کی کوئی طاقت معبود نہیں کر سکتی۔ محکم علیہ جان صاحب نے اصول اور اہمیت کی ائمہ ترقی کا راز خلافت علیہ احمدیہ میں صغریٰ کے موضوع پر تقریر فرمائی تھے اس بات پر زور دیا کہ اگر خلافت علیہ احمدیہ کی تائید میں متعدد آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ و اقران صلیغ کو بطور تائید پیش کیا جاسکتا ہے لیکن ہم دہلیشاگان خلافت کے لئے سدا سے بڑی دلیل جو جاسے ایمانوں کو مستحکم کرنے والی ہے وہ ہمارے ذاتی مشاہدات ہیں۔ اس کے بعد صاحب صدر یعنی الحاج فیض الحق صاحب قاضی مقام امیر جماعت احمدیہ کوٹہ نے حضرت خلیفہ المسیح الثانی علیہ السلام نے سیرۃ النبی کے کارہائے نمایاں کا تذکرہ فرمایا اور درحقیقت کما ظ سے ثابت فرمایا اور اس کی نصرت حضور خلیفہ المسیح الثانی علیہ السلام کے ساتھ رہی ہے۔ اس کے بعد اجتماع کو جمعہ کوٹہ اور جمعہ رات کے ۹ بجے بغضہ تعالیٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

خانوال

مؤرخہ ۲۷ جون ۱۹۰۷ء کوئٹہ منظم خواجہ محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانوال نے یومِ خلافت قرآن پاک شیخ محمد اسلم صاحب قریشی اور احمد صاحب محمد مدنی صاحب ناروٹی خواجہ محمد عثمان صاحب اور خاکار نے خلافت کے متعلق مختلف موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ محمد صادق ناروٹی سیکرٹری جماعت احمدیہ خانوال

جہلم

مؤرخہ ۲۷ جون ۱۹۰۷ء یومِ خلافت کی مبارک تقریباً بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ایک ایک غیر معمولی اجلاس زیرِ صدارت امیر صاحب انصاف و عدل پریذیڈنٹ۔ اجلاس میں مختلف مقبولین نے خلافت کی اہمیت، ضرورت و بركات غرضین پر ایک پہلو پر روشنی ڈالی۔ اجتماع دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

گھسٹ لپورہ جیک ۶۵ صلیغ لاپور

۲۷ جون ۱۹۰۷ء جلسہ کے یومِ خلافت منایا تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد نبوی صلیغ صاحب نے بركات خلافت پر درس منٹ تقریر کی پھر نبوی محمد خورشید صاحب نے کتاب خلافت حق سے دیکھ کر سنا کیا پھر نبوی رحمت اللہ علیہ صاحب نے اخبار انصاف سے تقریر حضرت صلیغ لاپورہ کی بركات پر روشنی ڈالی اور اس کی بركات پر روشنی ڈالی حاضرین نے شرح صدر سے خلافت سے پہلے کا اظہار فرمایا۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اس خطے کے تمام جماعت کو خلافت حق سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محمد ملک سیکرٹری اصلاح و ارشاد گھسٹ لپورہ جیک ۶۵

منگھری شہر

۲۷ جون ۱۹۰۷ء جماعت احمدیہ منظم خواجہ محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منگھری نے یومِ خلافت قرآن پاک شیخ محمد اسلم صاحب قریشی اور احمد صاحب محمد مدنی صاحب ناروٹی خواجہ محمد عثمان صاحب اور خاکار نے خلافت کے متعلق مختلف موضوع پر مضامین پڑھ کر سنائے۔ محمد صادق ناروٹی سیکرٹری جماعت احمدیہ منگھری

